3E47F9

۸ شفیع الدّین نیّر

تم ہر روز اسکول میں یہ دُعا پڑھتے ہو:

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری
زِندگی شمع کی صوُرت ہو خدایا ، میری

یہ دُعا ایک بڑے شاعر نے لکھی ہے۔ ان کا نام ہے علّامہ اقبالؔ۔ علّامہ اقبالؔ نے بچّوں کے لیے دوسری نظمیں بھی لکھی ہیں۔ بچّوں کے لیے بہت سی نظمیں اور کہانیاں لکھنے والے ایک شاعر ہوئے ہیں جن کی ایک بہت پیاری نظم 'باغ کی سَیر' تم نے بھی پڑھی ہے:

آؤ ، آؤ باغ میں جائیں
باغ میں جائیں ، دِل بہلائیں

اس نظم کو لکھنے والے شاعر کا نام ہے شفیع الدّین نیّرؔ۔ ہم تمھیں ان کی زندگی کے حالات سناتے ہیں۔

ان کا پورا نام محمد شفیع الدین اور ان کے والد کا نام محمد حکیم الدین تھا۔ نیّرؔ ان کا تخلّص ہے۔ تخلّص اس مختصر نام کو کہتے ہیں جو شاعر خود اپنے نام کے ساتھ لکھا کرتے ہیں۔ شفیع الدّین نیّرؔ علی گڑھ کے ایک قصبے اَترولی میں ۱۹۰۳ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے یہیں کے ایک دینی مدرسے میں حاصل کی۔ وہ سات ہی برس کے تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہوگیا۔ ان کی والدہ ایک پڑھے لکھے خاندان سے تھیں۔ انھوں نے تعلیم حاصل کرنے کے لیے اپنے بیٹے کو ایک رشتہ دار کے ہاں علی گڑھ بھیج دیا۔ وہاں گھر کا ماحول بہت اچھا تھا۔ علی گڑھ میں رہ کر نیّرؔ صاحب میں تعلیم حاصل کرنے کی اُمنگ اور شاعری کا شوق پیدا ہوا۔ کچھ دنوں بعد والدہ کی اجازت سے وہ پڑھنے کے لیے دہلی چلے گئے۔ وہ کہتے تھے کہ اس وقت میرے پاس صرف پانچ پیسے اور ایک جوڑا کپڑا تھا۔ میں دہلی میں اپنے

خرچ کے لیے کچھ محنت مزدوری کر لیتا اور کبھی کبھی اخبار بھی بیچتا تھا۔

دہلی میں رہ کر نیّر صاحب نے کتابت بھی سیکھی۔ ایک دن جامع مسجد کے امام صاحب نے ان سے پوچھا، ''کیا تم پڑھنا چاہتے ہو؟'' شفیع الدّین کے تو من کی مراد پوری ہوگئی۔ امام صاحب نے انھیں دہلی کے ایک اچھے اسکول میں داخل کروا دیا۔ خوب محنت سے پڑھنے کی وجہ سے وہ اپنی جماعتوں میں پہلے درجے سے کامیاب ہوتے۔ ان کی فیس معاف ہوگئی اور انھیں اسکالرشپ بھی ملی۔ شفیع الدّین نیّر دہلی میں کئی جگھوں پر رہے۔ اپنے گزارے کے لیے وہ بچّوں کو پڑھاتے تھے۔ انھیں جو رقم ملتی، اس میں سے وہ کچھ روپے اپنی والدہ کے خرچ کے لیے بھی بھیجتے تھے۔ سخت محنت اور تکلیف کی زندگی گزارتے ہوئے انھوں نے اُردو اور فارسی کے امتحانات اوّل درجے سے کامیاب کیے۔ وہ دہلی کے ایک اسکول میں مدرّس ہوگئے۔ ۶۵ برس کی عمر تک وہ اس اسکول میں پڑھاتے رہے۔ پھر انھیں وظیفہ مل گیا۔

شفیع الدّین نیّر ایسے شاعر تھے جنھوں نے صرف بچّوں کے لیے نظمیں اور کہانیاں لکھیں۔ ان کی نظموں اور کہانیوں میں بھوت پریت اور جنوں پریوں کی باتیں نہیں ہوتیں۔ انھوں نے جو کچھ لکھا، بچّوں کی عادتوں کو سنوارنے اور انھیں نیک بنانے کے لیے لکھا۔ دس بارہ سال کی عمر کے بچّے بڑے شوق سے ان کی نظمیں اور کہانیاں پڑھتے ہیں۔ نیّر صاحب نے ایک بار کہا تھا، ''مجھے بچّوں سے بہت محبّت ہے۔ میں ان کی تعلیم اور تربیت کے لیے لکھتا ہوں۔ میری نظمیں پڑھ کر بچّے بوڑھے سبھی کہتے ہیں کہ میں بچّوں کے لیے لکھتا رہوں۔''

نیّر صاحب کے سینے میں بچّے کا سا دل تھا۔ وہ اتنے معصوم تھے کہ کبھی کبھی ان کی باتیں سن کر لوگ ہنس دیا کرتے تھے۔ وہ بچّوں کی سی باتیں کرتے اور بچّوں کی طرح ہر وقت خوش رہنا چاہتے تھے۔ اگر کوئی ان کے ساتھ اچھّا سلوک کرتا تو وہ جگہ جگہ اس کا ذکر کرتے۔ وہ وقت کے بڑے پابند تھے۔ ایک بار انھیں ایک جلسے کی صدارت کے لیے جانا تھا۔ وہ گھر سے وقت پر نکلے۔ راستے میں ایک صاحب مل گئے اور ان سے باتیں کرنے لگے۔ باتوں باتوں میں دیر ہونے لگی اس لیے نیّر صاحب وہاں سے جلسہ گاہ کی طرف دوڑتے ہوئے گئے۔ میزبان بے چینی سے ان کا انتظار کر رہے تھے۔ نیّر صاحب ٹھیک وقت پر جلسے میں پہنچ گئے تو میزبانوں نے اطمینان کا سانس لیا۔

شفیع الدّین نیّر نے بچوں کے لیے ستّر سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ ان میں نظموں کی کتابیں بھی ہیں اور کہانیوں کی بھی۔ بچّے آج بھی بڑے شوق سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کی کتابیں پڑھتے اور مزہ لیتے ہیں۔ نیّر صاحب کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان محنت اور لگن سے علم حاصل کرے تو ایک اچھّا اور کامیاب انسان بن سکتا ہے۔

بچّوں سے پیار کرنے والے اس شاعر کا انتقال ۳۰؍ جنوری ۱۹۷۸ء کو دہلی میں ہوا۔

(سلیم شہزاد)

قصبہ	-	دیہات
کتابت	-	خوش خط لکھنا
وظیفہ	-	سرکاری نوکری ختم ہونے کے بعد ملنے والی ماہانہ رقم

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ والد کے انتقال کے وقت نیّر صاحب کی عمر کتنی تھی؟

۲۔ اپنے گزارے کے لیے نیّر صاحب کیا کرتے تھے؟

۳۔ اگر کوئی نیّر صاحب کے ساتھ اچھا سلوک کرتا تو وہ کیا کرتے؟

۴۔ نیّر صاحب نے بچّوں کے لیے کتنی کتابیں لکھیں؟

۵۔ نیّر صاحب کی زندگی کے حالات سے کیا معلوم ہوتا ہے؟

۶۔ نیّر صاحب کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

مختصر جواب لکھیے :

نیّر صاحب کی وقت کی پابندی کا واقعہ بیان کیجیے۔

سبق کی مدد سے خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے :

۱۔ ایک بہت پیاری نظم .... تم نے بھی پڑھی ہے۔

۲۔ نیّر ان کا .... ہے۔

۳۔ دہلی میں رہ کر نیّر صاحب نے .... بھی سیکھی۔

لکھیے کہ ذیل کے جملے صحیح ہیں یا غلط :

۱۔ نظم ’لب پہ آتی ہے دعا‘ نیّر صاحب کی لکھی ہوئی ہے۔

۲۔ نیّر صاحب کا پورا نام محمد شفیع الدّین تھا۔

۳۔ امام صاحب نے انھیں علی گڑھ کے ایک اچھے اسکول میں داخل کروادیا۔

۴۔ وہ دہلی کے ایک اسکول میں مدرّس ہوگئے۔

غور کرکے بتایئے : شفیع الدین نیّر کی کون سی خوبی آپ کو زیادہ پسند آئی؟

سرگرمی :

ایسے پانچ شاعروں کے نام لکھیے جن کی نظمیں آپ پڑھ چکے ہیں۔